تفسیر احمد

سُورَةُ البَيِّنَة

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «البینة» کا تفسیر و ترجمه

تصنیف: امین الدین « سعیدي - سعید افغانی»

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورة البينة

جزء (30)

یہ سورہ مدینہ میں نازل ہوئی ہے، اسکی "8" آیتیں ہے

وجہ تسمیہ :

اس سورت کو بینہ اس لیے کہاگیا ہے کہ حق تعالی کے فرمان:" لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَالۡمُشۡرِکِیۡنَ مُنۡفَکِّیۡنَ حَتّٰی تَاۡتِیَہُمُ الۡبَیِّنَۃُ ۙ○"(البینۃ:١) سے اس کا آغاز ہواہے، واضح رہے کہ اس سورت نے، سورة الطلاق کے بعد شرف نزول پایاہے ، بینه کے معنی ہے "روشن دلیل" ۔

اس سورت کے تمام نام

اس سورت کے دیگر نام یہ ہیں: "قیامت، لم یکن، القیمة، بلد، الانفکاک ومنفکین، البریّة، اورلم یکن الذین کفرو" (روح المعانی)

سورة البينة کا سورة القدر سے ربط ومناسبت

اس سورت کا سبب نزول سورہ قدر کے سبب نزول کی طرح ھے "اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۚ○" اگر پوچھا جائے کہ: البینۃ کا سبب نزول کیاھے، جواب میں کھیں گے ،اس لیے که بهت کفر اختیار کرنے والے اور اهل کتاب ان واضح دلائل سےمتاثرھوتے ھیں اور ایمان لاتے ھیں۔

سورة البينه کے الفاظ ، آیات اور حروف کی تعداد

جیساکه هم نےذکر کیا کہ یه سورت مدینه میں نازل هوئی هے، البتہ بعض مفسرین کا یه کہنا هے که یه سوره مکه مکرمه میں نازل هوئی هے، جبکه اس سورت کے متن کا مفهوم یه ظاهر کرتاهے: که یه سوره مدینه میں نازل هوئی هوگی، اس لیے که اس میں اهل کتاب کا ذکر هے، اور خاص کر یه کہ مشرکین سے پهلے اهل کتاب کا ذکر ، حالانکہ اهل کتاب سے تنازعه اور ان کے بارے میں بحث مکه مکرمه کی تاریخ میں میں کہیں نهیں هے، یه تنازعہ مدینه منوره میں شروع هوا۔

جمع وترتیب کے لحاظ سے سوره "البیّنه" قرآن کریم میں اٹھانوےنمبر پر هے، جوکه سوره "قدر" کے بعد اور سوره "زلزال" سے پهلے نازل هوئی هے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

ترتیب نزول کے لحاظ سے یہ سورت "100" ویں سورت ھے جو سورہ "طلاق" کے بعد اور سورہ "حشر" سے پہلے نازل ھوئی ھے۔
سورہ "البیّنہ" کا ایک (1) رکوع ، آٹھ (8) آیتیں، چورانوے (94) الفاظ اور تین سو ننانوے (399) حروف ھیں، لیکن "فرھنگ نامہ علوم قرآن" کے مطابق اس سورہ کے الفاظ کی تعدا "74" اور اس کےحروف کی تعداد "392" یا "404" بھی بتایاگیاھے، (مرکز دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، (اس کی تفصیل تفسیر احمد سورہ طور میں دیکھیں)۔

سورۃ البینہ کی فضیلت

سورۃ البینۃ کی فضیلت سے متعلق أبی بن کعب ؓ سے ایک حدیث مروی ھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إن الله أمرني أن أقرأ عليك: لم يكن الذين كفروا قال: وسماني لك؟ قال "نعم" قال فبكى " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ھے کہ میں تمھیں: "لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا" پڑھ کر سناؤں، أبی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا اللہ تعالی نے میرا نام لیا ھے؟ آپ نے فرمایا: ھاں!(اللہ تعالی نے تمھارا نام لیاھے) اس پر أبی رضی اللہ عنہ (خوشی سے) رونے لگے، (صحیح مسلم)۔

سورۃ البینۃ کا سبب نزول

سورہ بینہ کا سبب نزول یا شان نزول کیا ھے؟ اس بارے میں کوئی خاص وجہ نھیں بتائی گئی، لیکن مجموعی طور پر اس سورت میں اھل کتاب (یھود ونصاری) کی سرزنش پر بحث کی گئی ھے، اور یہ جملے: "هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ" اور " هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ" کفر اختیار کرنے والے اور ایمان عمل وعمل صالح کرنے والوں کا انجام بتاتے ہیں، خاص طورپر لفظ (الّذین) اور "اولئک" اورضمیر"ھم" جوکہ سبب جمع کے صیغے ہیں ان سے صاف ظاھر ھوتاھے کہ اس کا مخاطب کوئی معین شخص نھیں، بلکہ ایک بڑی تعداد ھے ۔

سورۃ البینہ کے مشتملات

یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی طرف اشارہ کرتی ھے جو سارے جھاں کے لیے رسول ھیں، اور واضح دلائل کے ساتھ اس رسالت کو بیان کیا گیا ھے:

1 - مادی وجوھات کی بنا پر بعض لوگوں کا پیغمبر سے اعراض؛ اسی طرح اس سورت میں جو عظیم نکتہ بیان ھواھے وہ یہ ھے کہ تمام انبیاء کی دعوت انبیائے کرام کو ایک بنیاد فراہم کرتی ہے، اور ایک اصول تشکیل دیتی ھے، وہ بنیادی اور اصول ھے توحید: اسی طرح اس سورت میں اھل

(c) ketabton.com: The Digital Library

کتاب اور مشرکین کی اسلام کے خلاف مختلف مزاحمتوں اور خلاف ورزیوں کا ذکر ھواھے، اس سورت کے ایک اور حصے میں اھل کتاب اور مشرکین کے اسلام کے خلاف مختلف موقف بیان کیے گیے ھیں، جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کیے وہ بھترین مخلوق ھیں اور لوگ جو کفر، شرک اور گناہ کی راہ پر چلتے ہیں وہ بدترین مخلوق ھیں۔

2 - ایمان کی دعوت، نماز ، روزہ ، اور "اھل کتاب " یہ اصطلاح قرآن عظیم میں اکیس مرتبه ذکر ہوئی ھے، اور ان میں سے بهت سی آیات میں "اهل کتاب" کی اصطلاح مشرکین کے مقابلے استعمال هوئی هے، جو ان دونوں گروہوں کے تصورات کے درمیان تصادم کی علامت ھے، قرآن کریم نے اپنے بهت سے احکام میں دونوں گروهوں کا الگ الگ تعارف کرایاھے، مثال کے طورپر سوره توبه کی آیت "5" میں هم پڑھتےھیں:"فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ۝فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ۝اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝ " (سوره توبه آیت:5)

"مشرکوں کو جهاں پاؤ قتل کرو اور انهیں پکڑو اور انهیں گھیرو اور ان کے لیے هرگھات کی جگه بیٹھو، اور اگر وہ توبہ کرلیں، نماز قائم کریں ، زکاة دیں تو پھر ان کا راسته چھوڑدو، بیشک الله بے حد بخشنے والا، نهایت رحم والاھے"۔

قرآن کریم خاص طور پر اهل کتاب کا حکم بیان کرتاھے، جب تک وہ هتهیار نه ڈال دیں اور جزیه دینے پر آماده نه هوں تو ان کا قتل جائز هے، اور اگروه هتهیار ڈال دیں یا جزیه دے دیں تو بخش دیا جائے گا :"قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ۝۲۹" (سوره توبه: 29) (لڑو ان لوگوں سے جو نه الله پر ایمان رکھتے هیں اور نه یوم آخرت پر اور نه ان چیزوں کو حرام سمجھتے هیں جو الله اوراس کے رسول نے حرام کی هیں، اور نه دین حق کو اختیار کرتے هیں، ان لوگوں میں سے جنهیں کتاب دی گئی هے، یهاں تک که وہ هاتھ سے جزیه دیں اور وہ ماتحت هوں) -

دنیا میں اسلام کے علاوہ دو آسمانی ادیان هیں، اور یقینی طور پر اور علماء اسلام کی اتفاق رائے سے ان کا شمار اهل کتاب میں هو گا، ان سے مراد: یهودی اور عیسائی هیں، قرآن کریم نے ا ن دونوں مذاهب کے اهل کتاب هونے کی طرف اشاره کیا هے اورکهاھے: "اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا۝

(c) ketabton.com: The Digital Library

وَإِنۡ كُنَّا عَنۡ دِرَاسَتِهِمۡ لَغٰفِلِيۡنَ۝١٥٦ " (سوره انعام : 156) (ایسانه هو که تم کهوکه کتاب توصرف ان دوگروهوں پر اتاری گئی جوهم سے پهلے تهے اور بیشک هم ان کے پڑهنے پڑهانے سے یقینًا بےخبر تهے".

اگرهم قرآنی آیات کو غور سے دیکهیں جو اهل کتاب کے بارے میں بیان کی گئی هیں تو همیں معلوم هوگا که قرآن عظیم نے اهل کتاب کو چار طبقوں میں تقسیم کیا هے:

1 - وه هے جنهوں نے اسلام کی حقیقت کوجان لیا، لیکن اس کو ماننے سے انکار کردیا، ان قسم کے اهل کتاب مکمل طور پرقرآن کی سرزنش کی زد میں آئے هیں، اس سے کوئی فرق نهیں پڑتا که : اس انکار کی وجه کیاهے، یه خود غرضانه خواهش هوسکتی هے جیسے طاقت ، دولت ، هو س یا نفسانی خواهش کے علاوه کچھ اور ، قرآن نے هرحالت میں اس کی مذمت کی هے-

2 - اهل کتاب میں سے وه لوگ هیں جنهیں اسلام کی حقیقت نهیں ملی، لیکن قرآن نےان کی مذمت کی هے، کیونکه ان لوگوں نے انسانی اخلاقیات کو پامال کیاهے،انهوں نے جان بوجه کر توحید کو تقصان پهنچایاهے، اسلام سے دشمنی کی هے، پیغمبر اورمؤمنوں کو ستایاهے، اور یهاں تک که یه لوگ ان لوگوں میں سے تهے جن کے اعمال کی اسلام سے پهلے مذمت کی گئی تهی، کیونکه انهوں نے اپنی کتاب میں تحریف کی تهی اور اپنے پیغمبر وں کو قتل کیا تها -

3 - وه لوگ هیں جنهوں نے قرآن کی حقیقت کو پهچان لیا، اور دین اسلام کو قبول کرلیا، اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کوسچا نبی مانا، یه وه لوگ هیں جو هدایت کو پهنچ چکے هیں : (آیت 20 آل عمران) "فَإِنۡ أَسۡلَمُوا۟ فَقَدِ اهۡتَدَوا۟۝ " یا سوره آل عمران آیت "110 " میں فرماتاهے : "وَلَوۡ اٰمَنَ أَهۡلُ الۡكِتٰبِ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ۝ "-

4 - وه لوگ هیں جو باوقار اوربا اخلاق هیں، اگر چه وه اسلام کی حقیقت سے ناوا قف هیں، قرآن کوعزت اور احترام کی نگاه سے دیکهتے هیں، یه لوگ زندگی بهر انسانی قوانین کے پابند رهتے هیں، وه خدا پر یقین رکهتے ہیں اور ان کی زندگی خدا تعالی سے وابسته هے، اور وه لوگ قیامت اور فیصلے کے دن پر قائم هیں ، تمام وه معیارات جو قرآن سے حاصل کئے گئے هیں، ان سے آج کے زمانے کے اهل کتاب کے بارے میں بهی فیصله کرنا ممکن هے، اور یه جاننا بهی ممکن هے که کون قابل احترام هے اورکون قابل مذمت -

(c) ketabton.com: The Digital Library

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام ماضی کے ادیان کا ناسخ ھے، اوریہ ناسخیت مسلمانوں کے بنیادی عقائد میں سے ھے، اور واضح دلائل کے ساتھ ثابت ھے، اگر بعض آیات میں اھل کتاب کی تعریف کی گئی ھے اور ان پر احسان کیا گیاھے، تویہ اس بات کی علامت نہیں ھے کہ ان کا دین اسلام سے افضل ھے، بلکہ یہ فضل ان وجوھات اور صفات میں سے ھے جو اسلام کی صداقت اور ناسخیت سے متصادم نہیں ھے ۔
دین اسلام میں اھل کتاب کو مشرکوں سے بالکل مختلف نظرسے دیکھاجاتاہے، ان میں سے هر ایک کے لیے الگ الگ الفاظ کا استعمال هوتا ہے، تمام اهل کتاب کو کبھی مشرک کے برابر نہیں ٹھھرایا گیا، البته اهل کتاب میں سے صرف چندلوگ اپنے غلط اعمال اور عقائد کی وجه سے مشرکوں کے برابر قراردیے گیے ہیں ۔
قرآن کی بهت سی آیات جن میں یهودیوں، عیسائیوں اور صابیوں کے نام آئے هیں، ان سے مراد وه لوگ هیں جو نبی صلی الله علیه وسلم کے زمانے میں تهے ؛ لهذا ان آیات کا حکم هر دور میں تمام اهل کتاب کے لیے نهیں هے، لیکن جو دلائل دیے گیے هیں ان میں محتاط رهناچاهیے اور ان دلائل کی بیناد پر فیصله کرنا چاهیے که آج کے اهل کتاب کافرهیں یانهیں؟ اور قرآن کے مطابق ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ پیغمبر کے زمانے کے اکثر اهل کتاب جو پیغمبر کے ساتھ آمنے سامنے تهے وه اس طرح تهے: دور حاضر کے اهل کتاب کے بارے میں قرآن کے عمومی نقطه نظر کو جانچنے کے لیے تمام قرآنی آیات اور ان میں مذکور شواهد پر توجه دینی چاهیے اور ان کی بنیاد پرفیصله کرنا چاهیے۔
بهت سے معاملات میں ، قرآن کریم مسلمانوں اور اهل کتاب کے درمیان باہم مشترکه معاملات پر زور دیتاهے: مثال کے طورپر فرماتاهے :"يَآهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ " (سوره آل عمران:64) ، " وَقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَاُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمۡ وَاحِدٌ وَّنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ۝۴۶ " (سوره عنکبوت: 46) ، اور ان امور کو مد نظر رکھ کر دور حاضر کے اہل کتاب سے معاملات کرنے چاہیے ۔
اهل کتاب کے لیے ان عقائد کو دوباره پڑھنا مسلمانوں اور اهل کتاب کی آراء کے درمیان صحیح اور مربوط تعلق کی تشکیل کا ایک اهم ترین عنصر بن سکتاهے ، اور یه مسلمانوں اور اهل کتاب کے درمیان ربط و تعلق پیدا کرسکتاہے ، اور ایک طرح سے یه غیرمسلموں کے ساتھ فکری برابری کو پهیلاتاهے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورة البينة

لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ ۙ۱ ○ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتۡلُوۡا
صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ۲ ○ فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ۳ ○ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنَةُ ؕ۴ ○
وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۙ۬ ○ حُنَفَآءَ وَيُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيۡنُ
الۡقَيِّمَةِ ؕ۵ ○ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ ○ اُولٰٓئِكَ هُمۡ شَرُّ
الۡبَرِيَّةِ ؕ۶ ○ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ ○ اُولٰٓئِكَ هُمۡ خَيۡرُ الۡبَرِيَّةِ ؕ۷ ○ جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ
تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ○ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ○ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ رَبَّهٗ ۸ ○

سورت کا ترجمه

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ	شروع کرتاهوں الله کے نام سے جوبڑا مهربان نهایت رحم والاهے
لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ ۙ۱ ○	وه لوگ جنهوں نے اهل کتاب اور مشرکین میں سے کفرکیا، باز آنے والے نه تهے، یهاں تک که ان کے پاس کهلی دلیل آئے
رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ۲ ○	الله کی طرف سے ایک رسول جو (ان پر) پاک صحیفے پڑھ کر سناتے ہیں
فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ۳ ○	جن میں لکهے هوئے مضبوط احکام هیں
وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنَةُ ؕ۴ ○	اور وه لوگ جنهیں کتاب دی گئی، جدا جدا نهیں هوئے مگر اس کے بعد که ان کے پاس کهلی دلیل آگئی
وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۙ۬ ○ حُنَفَآءَ وَيُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ ؕ۵ ○	اور انهیں اس کے سوا حکم نهیں دیاگیاکه وه الله کی عبادت کریں، اس حال میں که اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے، ایک طرف هونے والے هوں اور نمازقائم کریں اور زکوة دیں اور یهی مضبوط دین هے

(c) ketabton.com: The Digital Library

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ؕ أُولٰٓـئِكَ هُمۡ شَرُّ الۡبَرِيَّةِؕ‏ ﴿۶﴾	اهل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفرکیا، وہ جهنم کی آگ میں هوں گے، اس میں همیشه رهنے والے هیں، یهی لوگ بدترین مخلوق هیں
اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ أُولٰٓـئِكَ هُمۡ خَيۡرُ الۡبَرِيَّةِؕ ﴿۷﴾	جولوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کیے، وہ یقیناً بهترین مخلوق هیں
جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا‌ ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ‌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾	ان کا بدله ان کے رب کے هاں همیشه رهنے والے باغات هیں جن کے نیچے نهریں بهتی هیں، وه ان میں همیشه رهنے والے هیں ، الله ان سے راضی هوگیا اور وه اس سے راضی هوگئے، یه اس شخص کے لیے هے جو اپنے رب سے ڈرگیا

سورت کی تفسیر

اس سورت کے تحت ذیل کی مبارک آیات میں موضوعات: واضح دلیل اور مجازات کے مقابلے میں ذمه داری، انذار (حق کا پیغام پهنچانا اور داعی کاپسندیده هونا) کفر اختیارکرنے والوں کو دهمکی اور نیک لوگوں کو خوشخبری هے ـ

لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ ۙ ﴿۱﴾	وه لوگ جنهوں نے اهل کتاب اور مشرکین میں سے کفرکیا، باز آنے والے نه تهے، یهاں تک که ان کے پاس کهلی دلیل آئے

"مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ " یعنی :یهود ونصاری ، "الۡمُشۡرِكِيۡنَ " وه تمام لوگ جو بت، آگ یا اس جیسی چیزوں کی عبادت کرتے تهے، اور ان کے پاس کتاب بهی نه تهی، "مُنۡفَكِّيۡنَ " اپنے رویے کو چهوڑ نے والے نه تهے، "حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ " یهاں تک که آئے ان کے پاس واضح دلیل اور وه دلیل نبی کریم صلی الله علیه وسلم اور ان کی لائی هوئی کتاب قرآن هے، "الۡبَيِّنَة " ایک واضح دلیل کہ جس سے حق وباطل ایک دوسرے سے ظاهر هوکر الگ هوجائیں۔

اس سورت مبارکه میں وضاحت اور صراحت کے ساتھ نهیں کها که انهوں نے کچھ بهی نهیں چهوڑا جو وه کررهے تهے، لیکن واضح هے که اس سے مراد وه کفر اور گمراهی هے جس پروه اس وقت تهے جب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان کے پاس قرآن لائے البتہ ان کی اس گمراهی اور شرک کو بیان کیاہے جس پرزمانه جاهلیت سے قائم تهے، پیغمبر ان لوگوں کے لیے قرآن

(c) ketabton.com: The Digital Library

لائے اور انهیں ایمان کی دعوت دی، ان میں سے کچھ ایمان لائے اور هدایت یافته هوگئے، پس الله تعالی نے ان کو گمراهی اور جهالت سے بچالیا، اگرچہ وه آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے آنے سے پهلے اپنے کفر سے باز نه آئےتهے، یه آیت مبارکه مشرکین اور اهل کتاب کے دو ایمان لانے والے گروه ہوں کے بارے میں بحث کرتی ہے۔

بعض مفسرین نے اس آیت کے تحت لکھاهے که اس آیت کی دوطرح سے تشریح کی جاسکتی هے، ایک تفسیر کے مطابق یه آیت مبارکه اهل کتاب اور مشرکین کی بے وفائی اور بد دیانتی کے بارے میں هے، اور دوسری تفسیر کے مطابق اس سے مراد ان پر اتمام حجت کی تکمیل هے، کفار کا دعوی یه تها که جب تک همارے سامنے کوئی واضح دلیل نه آئے هم اپنے راستے پر قائم رهیں گے، اور اپنے مذهبی عقائد سے دستبردار نهیں هوں گے، لیکن واضح ، صاف اور منطقی دلیل آنے کے بعد بهی وه اپنے راستے پر قائم رهے، اورچند ایک کے علاوه باقی ایمان نه لائے، اس مضمون کی یهی تفهیم سوره بقره کی آیت "89" میں بهی بیان کی گئی هے که ظهور اسلام سے پهلے وه ایک نبی کے آنے کے منتظرتهے، اور اپنے لوگوں کو اس کی نوید سناتے تهے، لیکن جب "فلمّا جاءهم ما عرفوا کفروا" (مگر جب آئی ان کے پاس وه چیز جسے وه پهچانتے تهے) اسے انهوں نے نهیں مانا اور اس کی مخالفت میں اٹھ کهڑے هوئے۔

یه بات یاد رکهیں کہ : لوگوں سے توقع نه رکهیں که وه بغیرکسی واضح دلیل کے اپنے عقائد اور طریقے ترک کردیں گے، اسی طرح اس ضمن میں یه بهی کهناضروری هے که: اتمام حجت اور ثبوت مکمل هونے پر کفار ومشرکین ایک دوسرے سے الگ نهیں هیں ، الله تعالی نے تمام لوگوں کی طرف چاهے کفار هوں یا مشرکین دلیل بهیج کر حجت مکمل کردی هے۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝۲	الله کی طرف سے ایک رسول جو (ان پر) پاک صحیفے پڑھ کر سناتے ہیں

ایک پیغمبر الله کی طرف سے ان کی طرف بهیجاجائے اور (آجائے) پاک صحیفے (ان پر) پڑھ کر سنائے، جو شرک، جهوٹ، شیطان اور جن وانس کی مداخلت سے پاک هوں، "يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً " یعنی یه نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی نشانی اور علامت هے که وه پاک صحیفوں کی تلاوت کرتاهے، یعنی: جوکچھ قرآن کے صحیفوں میں هے اپنے دل و دماغ کے حافظے سےنهیں ، بلکه کتاب سے پڑهتاهے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

قرطبیؒ نے کہاھے: یعنی وه پتوں پر لکھے ھوئے مضمون پڑھتاہے، وه اسے یاد سے پڑھتاہے نہ کہ دیکھ کر یا لکھے ھوئےسے، کیونکه نبی صلی الله علیه وسلم امّی تھے، پڑھنا لکھنا نهیں جانتے تھے (تفسیر قرطبی : 29/ 142) ابن عباس رضی الله عنه نے فرمایا: "مُّطَهَّرَةً " یعنی یه جھوٹ، باطل، شک، نفاق اور گمراھی سے پاک اور منزه هیں ، قتاده نے کہا: یعنی باطل سے پاک اور منزه هیں، (تفسیر قرطبی: 142/29) ، "رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ " محمد الله کے رسول ، "صُحُفًا مُّطَهَّرَةً" باطل سے پاک اور صاف صحیفے، یه "بَيِّنَة " ایسا رسول اور پیغمبر جو الله کی طرف ےبھیجا گیاتھا، که وه با قاعدگی سے پاک اور صاف صحیفےاور پیغام پڑھے۔

لغت کے اعتبار سے صحیفے لکھے هوئے اوراق کو کهتے هیں، لیکن قرآن عظیم میں یه لفظ اصطلاح کے طور پر ان کتابوں کے لیے استعمال هواهے جو پیغمبروں پر نازل هوئی هیں، اور خالص صحیفے سے مراد وه صحیفے هیں جوهرقسم کے جهوٹ، هرقسم کی گمراهی اور هرقسم کی اخلاقی آلودگی سے پاک هوں ۔

تفهیم القرآن کے مفسرلکھتے هیں: که اس موضوع کی پوری اهمیت اس وقت شروع هوتی هے جب کوئی شخص قرآن مقدس کے ساتھ ساتھ دیگر مذاهب کی کتابوں کا بھی مطالعه کرتاهے اور ان میں موجود مضامین جو که حقیقت اورعقل دونوں کے خلاف هیں، اور اخلاقیات کے لحاظ سے انتهائی نچلے درجه میں قرارپاتےہیں، ان کے مطالعه کے بعد جب انسان قرآن پڑھتاهے تو سمجھ لیتاهے قرآن کتنی پاکیزه اور عظمت والی کتاب هے (تفهیم القرآن)۔

فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ۝۳	جن میں لکھے هوئے مضبوط احکام هیں

ان میں لکھے هوئے پخته، راست اور درست احکام هیں، یعنی : ان صحیفوں میں ایسی آیات اور احکام هیں جو حق اور انصاف کی بات کرتے هیں، وه احکام جو حق کو باطل سے جداکرتے هیں اور هدایت اور بهلائی کی طرف لوگوں کی رهنمائی کرتے هیں: که یه حسی طور پر بھی پاکیزه هے، یعنی پاک انسان ہی اسے چھوسکتاہے، اور روحانی ، لفظی اور معنی کے لحاظ سے بھی مطهر اور پاک هیں ۔

عالم مفسر احمد بن محمد صاوی لکھتے هیں: "صحف" سے مراد وه اوراق هیں جن پر قرآن لکھا گیاهے، اور "کتب" سے مراد وه احکام هیں جو ان میں لکھے گئے اور قائم هیں، اس لیے فرمایا: "كُتُبٌ قَيِّمَةٌ " کیونکه قرآن تمام پهلی کتابوں کا ثمر خلاصہ اور نتیجه هے،(حاشیة الصاوی علی تفسیر الجلالین :342/4)۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

"قَيِّمَةٌ " یعنی: درست ، سیدھا، مضبوط اور قائم که جس میں حق سے کوئی کجی یا انحراف نهیں هے، بلکه جو کچھ اس میں هے وه راستی ، هدایت اور حکمت هے، "كُتُبٌ قَيِّمَةٌ " سے مراد وه صحیفے اور منصوبے هیں جو وقت گذرنے کے باوجود اعتبارسے محروم نهیں هوئے، اپنی طاقت اور اصلیت سے محروم نهیں هوئے، لیکن بدقسمتی سے اهل کتاب اس مقدس کتاب کے شرف نزول پانے کے بعد بھی ایمان نهیں لائے اور اسے انهوں نے جھٹلایا۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۴	اور وه لوگ جنهیں کتاب دی گئی، جدا جدا نهیں هوئے مگر اس کے بعد که ان کے پاس کھلی دلیل آگئی

اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی وه منتشر نهیں هوئے ، یهاں تک که آگئ ان پروهی ظاهر کرنےوالی، یعنی وه لوگ حق کے واضح هونے اور راه حق کے ظاهرهونے ، یعنی نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی بعثت کے بعد انهوں نے سچے دین کے معاملے میں آپس میں اختلاف کیا، اور کچھ ان پر ایمان لائے اور کچھ کافرهوئے، جب که ان کا فرض تھا که خدا کے دین اور اس کے نبی کے پیروی کرتے (جو که تصدیق کرنے والاهے ان کی کتابوں کا) اور ایک هی طریقے اور راستے پر قائم رهے، لیکن جب رسول الله صلی الله علیه وسلم کا ظهور هوا او رکتاب مقدس نازل هوئی تو انهوں نے ایک دم اپنا موقف بدل لیا اور خدا کے دین میں اختلاف کرنے لگے۔

مفسر ابوسعود نے اس آیت مبارکه کی تفسیر میں کهاهے که: یه آیت خاص طور پر اهل کتاب کی سرزنش کرتی هے اور ان کے جرائم کو سخت اور سنگین بتاتی هے، اور وه یه که ان کا اختلاف حالات کے واضح هونے اور هرقسم کے عذر اور بهانے ختم هونے کے بعد هواهے ۔

"وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ " اهل کتاب یهودی اور عیسائی منتشر نهیں هوئے ، " اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ " مگر بعد اس کے که واضح ثبوت یعنی محمد اور الله کی کتاب ان کے پاس آئی ، رسول الله صلی الله علیه وسلم کے مبعوث هونے سے پهلے یهودی کهتے تھے، ایک پیغمبر نبی آخر الزمان کے نام سے ظاهر هوگا، اهل کتاب میں اس نبی کے ظهور پر اتفاق تھا، لیکن جب رسول الله صلی الله علیه وسلم کاظهور هوا تو یه دوگروهوں میں بٹ گئے: ایک گروه آپؐ کی نبوت پر ایمان لایا اور آپ کا پیروکار بنا، جیسے: عبدالله بن سلام اور اس کے ساتھی، اور دوسرے گروه نے کفر کیا اور بینه کو قبول نهیں کیا، اور اپنی گمراهی اور ضد وعناد کی وجه سے تقسیم هوگئے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اس موقع پر یہ بھی کہا جاسکتاہے کہ یہ آیت آپ صلی الله علیه وسلم کی تسلی اور اطمینان کے لیے بھی ھے، یعنی اے نبی صلی الله علیه وسلم ان کی تقسیم آپ کو غمزده نه کرے، کیونکه اس تفرقه کی اصل منشأ اوردلیل ثبوت کی کمی نهیں ، بلکه اس کی اصل وجه ضدوعناد ھے جوکه اهل کتاب کی ایک پرانی عادت ھے۔

حدیث مبارک میں آیاھے که: یهودی ایکهتر(۷۱) فرقوں میں اور عیسائی بہتر(۷۲) فرقوں میں بٹ گئے تھے، عنقریب میری امت تہتر(۷۳)فرقوں میں بٹ جائے گی، وه سب کے سب جهنم میں هوں گے سوائے ایک فرقه کے ، صحابه کرام نے عرض کی: یارسول الله ! وه ایک فرقه کونسا ھے؟ آپ صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: یه وه لوگ هوں گے جو میرے اور میرے صحابه کے نقش قدم پر هوں گے -

وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلْقَيِّمَةِ	اور انهیں اس کے سوا حکم نهیں دیاگیاکه وه الله کی عبادت کریں، اس حال میں که اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے، ایک طرف هونے والے هوں اور نمازقائم کریں اور زکوة دیں اور یهی مضبوط دین ھے

"وَمَآ أُمِرُوٓا۟ " انہیں حکم نهیں دیاگیاتها سوائے اس کے که الله کی عبادت کریں، الله عبادت کے لیے واسطه نهیں چاهتا، چاهے یه واسطه بت هو یا فرشتہ یا انسان، "مُخْلِصِينَ " اخلاص کے ساته، صرف میرے (الله) کے لیے "حُنفاء" انهوں نے تمام ادیان کو چهوڑ کر اسلام کی طرف رجوع کیا، توحید کے دین اور اکیلے الله کی عبادت، خالص اور سچا دین، بغیر کسی واسطے کے، "دِينُ ٱلْقَيِّمَةِ " صحیح اور درست دین، قیمتی دین، "يُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ " نماز اس طریقے سے ادا کریں، جس طرح خدا نے ان کوحکم دیاہے، یعنی نمازوں کے اوقات میں، ان کے آداب اور ارکان کا لحاظ کرتے هوئے که: تمام ادیان میں یه حکم موجود تها، (الله کے حق کے طور پر) ، "يُؤْتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ " یعنی: وه مالی زکوة جو الله تعالی نے ان پر فرض کی ھے ، چاهیے که وه مال غریبوں اور مسکینوں کی ضروریات پوری کرنےکے لیے ادا کریں (لوگوں کے حقوق کے طور پر) وه دین جو سچا، مستحکم اور سیدهاهو اور بندے کو خدا کی رضا کی طرف لے جائے اور الله کے غضب سے دور رکهے، یهی خالص دین اسلام ھے، "وَذَٰلِكَ دِينُ ٱلْقَيِّمَةِ" اور یهی مضبوط دین ھے، یعنی وه دین جو اخلاص کے ساته خدا کی عبادت کرنے اس کے علاوه کےتمام باطل معبودوں کو چهوڑنے ، نمازوں کو ان کے اوقات

(c) ketabton.com: The Digital Library

میں ادا کرنے، اور محتاج بندوں کو زکوۃ ادا کرنے کا پیغام دیتاھے، یہ خدا کا واحد مضبوط اورمستحکم دین ھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا۰ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ۶	اھل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفرکیا، وہ جھنم کی آگ میں ھوں گے، اس میں ھمیشہ رھنے والے ھیں، یھی لوگ بدترین مخلوق ہیں

بلاشبه مشرکین میں سے جن لوگوں نے محمد صلی الله علیه وسلم کے مبعوث ھونے کے بعد کفرکیا، اور ان کے ساتھ ساتھ مشرکین بھی بالآخرجھنم کی آگ میں ھوں گے، وہ اس میں ھمیشه رھیں گے، نه اس سے نکل سکیں گے ، اور نه اس میں مریں گے، یھی لوگ بدترین مخلوق ھیں، یعنی: یه خدا کے پیدا کی ہوئی بدترین مخلوق ھے، کیونکه انھوں نے حسد اور سرکشی کی بنا پر حق کو چھوڑ اھے۔

"اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" جنھوں نے اسلام، پیغمبر اسلام اور کتاب کا انکار کیا، وہ یھودی اور عیسائی ھیں ، "اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ" وھی بدترین مخلوق ھیں، اگر اس تعبیر پر که "وہ بدترین مخلوق ھیں" توجه دیں تو ھمیں معلوم ھوگا که یه ایک انتھائی چونکا دینے والی تعبیرھے، جس سے معلوم ھوتاھے که تمام جاندار اور غیر جاندار مخلوقات میں سے مردود تر اور زیادہ حقیر ان لوگوں سے زیادہ کوئی نھیں ھے، جنھوں نے حق کو واضح ھونے اور دلیل کے مکمل ھونے کے بعد سیدھا راسته چھوڑکر گمراھی میں قدم رکھا ۔

امام فخرالدین رازی فرماتے ھیں: اگر سوال کیاجائے که کافروں کے لیے، فعل کا صیغہ "كَفَرُوْا" اور بت پرستوں کے لیے اسم فاعل "وَالْمُشْرِكِيْنَ" کا جملہ کیوں استعمال ھوا ھے؟ تو جواب میں کھاجائے گا: تا که یاد دھانی ھوجائے که اھل کتاب شروع میں کافرنھیں تھے، بعثت سے قبل نبی کی تصدیق کرتے تھے، اور نبی کریم صلی الله علیه وسلم کے مبعوث ھونے کےمعترف تھے، لیکن بعد میں وہ بعثت کا انکار کرنے لگے، جبکہ ان کے برعکس مشرکین ابتداھی سے بتوں کی پوجا کرتے تھے، قیامت اور حشرکے دن کا انکار کرتے تھے ۔

"اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ" کا فرمان، حصر کا معنی دیتاھے، چونکه وہ چوروں سے بدترھیں، اس لیے انھوں نے الله کی کتاب حضرت محمد صلی الله علیه وسلم کی صفت کوچھپایا، اور وہ ڈاکوؤں اور رہزنوں سے بدترھیں، کیونکه حق کے راستے کو مخلوق خدا پر بند کردیا (تفسیر کبیر: 49/31) .

اگر کوئی انسان الله تعالی کا محبوب اور پسندیده بنناچاہتاہے تو اس کو چاھیے که پیغمبر صلی الله علیه وسلم کے اس صحیح فرمان کے مطابق عمل کرے،

(c) ketabton.com: The Digital Library

جس میں بیان ہواہے کہ ایک دن ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کی کہ: " يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ج: ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللَّهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ" [ابن ماجه: 4102] حکم البانی : حسن.

"اے اللہ کے رسول ! مجھے کوئی ایساعمل بتائیں جسے میں کروں تو اللہ تعالی بھی مجھ سے محبت کرے، اور لوگ بھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی رکھو، اللہ تمہیں محبوب رکھے گا، اور جوکچھ لوگوں کے پاس ھے اس سے بے نیاز ھوجاؤ، تولوگ تم سے محبت کریں گے" اس لیے اگرھم اللہ کے پیارے بننا چاھتے ھیں تو دنیا ھمارے دلوں میں بسنی نھیں چاھیے: " وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا" (سوره قصص:77) "اور اپنا حصه دنیاسے نه بھول)۔

اس آیت مبارکه میں "اھل کتاب" کومشرکین پر مقدم رکھنے کی وجه یه بھی هوسکتی ھے که انکے پاس آسمانی کتاب، علماء ، اور مذھبی رہنما موجود تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیوں کا ذکر بھی ان کی کتابوں میں واضح طور پر موجودتھا، اس لیے ان کی طرف سے محمدؐ کی مخالفت اور بھی بدترھے ۔

اور "شَرُّ الْبَرِيَّةِ " سے مراد وہ لوگ ھیں جو اسلام کے منکرھیں، (اگرچہ اھل کتاب میں سے ھوں یا مشرکین میں سے) اس آیت مبارکه میں أشقیاء یعنی بدبختوں کے گروہ کا ذکر ھے، درج ذیل آیت میں نیک لوگوں کے مقام و مرتبہ کا تذکرہ ہے جیساکه فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۝ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ۝	جولوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کیے، وہ یقیناً بھترین مخلوق ھیں

یعنی: وہ لوگ جو سچے دل سے ایمان لائے اور خلوص دل سے عملی عبادت کی، تویه بھترین لوگ اور سب سے افضل مخلوق ھیں، جو لوگ اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور خلوص کے ساتھ رب تعالی کی عبادت کی، نماز قائم کی ، زکوة ادا کی، اور اللہ تعالی کے امر اور نھی پر عمل کیا تو پھریہ لوگ :"أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ" وہ بھترین مخلوقات میں سے ھے۔

یعنی تمام اعمال صالحہ میں سرفہرست نماز کی صورت میں اللہ سے تعلق کی اصلاح، اور زکوة کی ادائیگی کی صورت میں مخلوق کے ساتھ تعلق کی اصلاح، اگر یه دونوں اقدام صحیح طریقے سے کیے جائیں تو باقی اعمال صالحه میں آسانی ھوگی، کیونکه بقیه اعمال صالحه اللہ تعالی کے ساتھ انسان

(c) ketabton.com: The Digital Library

کے تعلق کو استوار کرنے اور مضبوط کرنے کی سمت میں هیں جو نماز پڑھنے کے وقار اور مرتبے میں رکھے گئے هیں یه آیت کسی خاص شخص کو مخاطب نهیں کرتی، بلکه جمع کا صیغہ آیاهے که اس سے مراد وه تمام لوگ هیں جو ایمان لائے هیں اور نیک عمل کرتے هیں (یعنی نماز، روزه، زکوة اور دیگر دینی احکام کی پابندی کرتے هیں اور ممنوعات سے اجتناب کرتے هیں) وه الله تعالی کے بهترین مخلوقات میں سے هیں، یعنی : بهت سے لوگ جو اسلام جیسے مقدس دین، قرآن کریم اور رسول الله صلی الله علیه وسلم پر ایمان رکھتے هیں، اور پھر نیک عمل کرتے هیں، وه ان شاء الله "خَيْرُ الْبَرِيَّةِ " کا حصه هیں .

عالم اسلام کے مشهور مفسر امام ابن کثیر رحمه الله دوآیات "6 اور 7" کی تفسیر میں فرماتے هیں: خدا تعالی حق سے منه موڑنے والوں کے انجام کی خبردیتاهے، اهل کتاب منکرین اور مشرکین میں سے جو الله کی کتاب، قرآن اور اس کے بھیجے هوئے انبیاء کی مخالفت کرتے هیں، ان کا ٹھکانہ قیامت کے دن ابدی آگ جهنم هے، یعنی وه اس میں رهیں گے اوروهاں سے نهیں نکلیں گے، اور ان سے جهنم کی آگ نهیں هٹائی جائے گی، اور یه خدا کی مخلوقات میں بدترین مخلوق هیں، پھر الله تعالی صالحین اور ابرار کی حالت سے آگاه فرماتاهے، جو دل سے ایمان لائے هیں، اور وه اپنے اعضاء کے ساتھ نیک اعمال انجام دیتے هیں، تو وه بهترین مخلوق هیں .

نیز مفسر اسلام امام طبری رحمة الله علیه آیت:" 6 اور 7" کی تفسیر میں فرماتے هیں؛ جن لوگوں نے الله اور اس کے رسول کے ساتھ کفرکیا اور آپ کی نبوت کا انکار کیا، یهود، مشرکین، اور عیسائیوں میں سے وه سب "فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ " همیشه جهنم کی آگ میں هوں گے، اس سے کبھی نهیں نکلیں گے، اور کبھی بھی ان کو موت نهیں آئے گی، "خَيْرُ الْبَرِيَّةِ " احادیث نبوی میں: اس جملے "خَيْرُ الْبَرِيَّةِ" کی مثال کے بارے میں محدثین نے متعدد احادیث نقل کی هیں: ان میں سے ایک حدیث کی سند صحیح هے، جبکه دوسری احادیث کی اسناد ضعیف هیں، یا ان پر بھروسه نهیں کیا جاسکتا، اس سلسلے میں جو صحیح حدیث نقل کی گئی هے وه ہے جو امام مسلم نے اپنی صحیح میں انس بن مالکؓ سے روایت کی هے که کها: " جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يا خَيرَ الْبَرِيةِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيهِ السَّلَام» صحیح مسلم" (4367). ایک شخص رسول الله صلی الله علیه وسلم کے پاس حاضر هوا اور کها: "يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ "

(c) ketabton.com: The Digital Library

اے مخلوقات میں سے بہترین انسان !"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو ابراھیم علیہ السلام ھیں " (یعنی یہ ان کا لقب ھے) یہ حدیث صحیح ھے، امام مسلم کے علاوہ بہت سے محدثین نے اسے روایت کیا ھے، جیسے سنن أبی داود: (4672) اور علامہ البانی اسے اپنی "صحیح أبی داود" میں لائےھیں، اور سنن ترمذی میں لائے ھیں، اور مسند احمد میں (12361 اور 12440) اور معجم الأوسط طبرانی (1436) اور "مسند ابی یعلی الموصلی: (3842) امام بیھقی نے بھی "دلائل النبوۃ" میں اسے نقل کیاھے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات تواضع کی دلیل ھے) ۔

جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ رَبَّهٗ	ان کا بدلہ ان کے رب کے ھاں ھمیشہ رھنے والے باغات ھیں جن کے نیچے نہریں بہتی ھیں، وہ ان میں ھمیشہ رھنے والے ھیں ، اللہ ان سے راضی ھوگیا اور وہ اس سے راضی ھوگئے، یہ اس شخص کے لیے ھے جو اپنے رب سے ڈرگیا

"جَزَآؤُهُمۡ" ان کا تحفہ جنت ھے، جس میں وہ ھمیشہ رھیں گے، "جَنّٰتُ عَدۡنٍ" ایسے باغات جھاں قیام مستقل ھے، "عَدۡنٍ" دائمی اور مستقل رھائش، ابدی ، "رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ" اور ثواب اور بدلہ کی وجہ سے وہ بھی اللہ سے راضی ھیں، جنت کے باغوں کے درختوں کے نیچے بہتی نہریں ھیں جو ھموار اور ھرطرف بغیر باڑ کے بہتی ھیں اور ھرطرف پھیلی ھوئی ھیں ۔

جنت میں چار نہریں بہتی ھیں :

1 - پانی
2 - دودھ
3 - شھد
4 - صاف مشروب

جنت میں کسی کو کوئی رنج وغم، پریشانی، بیماری نہیں ھوگی، اور ھرشخص یہ محسوس کرےگا کہ وہ بہترین نعمتوں میں ھے، کوئی حسد ،بغض اور کینہ موجود نہیں ھوگا، اللہ تعالی جنت والوں پر نعمت پوری کرنے کےبعد انھیں بلائےگا۔ اور فرمائےگا: کیا تم راضی ھو؟ جنتی جواب دیں گے: ھاں ھم مطمئن اور راضی ھیں (1) اللہ تعالی کھےگا: میں بھی تم سے راضی ھوں اور رب کے چھرے سے پردہ ھٹ جائے گا، (2) اور جنتی لوگ ، اللہ تعالی کو چودھویں کے چاند کی طرح دیکھیں گے، (3) یہ ان لوگوں کا اجر ھے جو اللہ سے ڈرتے تھے، اور اس کی اس طرح عبادت کرتے تھے گویا کہ وہ اسے دیکھتے

(c) ketabton.com: The Digital Library

ہیں اور گناہ نہیں کرتے تھے، اگر مجموعی طور پر ہم سورۃ البینۃ کی تفسیر پر توجہ دیں ، جیسا کہ ہم نے شروع میں کہاتھا، یہ سورہ زیادہ تر اہل کتاب کی مذمت اور سرزنش کرتی ھے، اہل کتاب میں سے وہ لوگ جو سورۃ البینۃ کے نزو ل کے بعد اپنے دین اور مذہب پر قائم رھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا، انہیں بدترین مخلوق کہا اور ان میں سے جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو بہترین مخلوق قرار دیا۔ اس سورہ مبارکہ کی آخری آیت مؤمنین کی دائمی، ابدی اور ھمیشہ رھنے والی درج ذیل چارصفات کی طرف اشارہ کرتی ھے:

الف: خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ہونا۔

ب: جَنّٰتُ عَدْنٍ، (ہمیشہ کی جنتیں) جن کے نیچے سے نہریں بہتی ھیں۔

ج: ان کی ابدیت اس پرامن جگہ پر .

د: خدا تعالی ان سے راضی اور وہ اس کی نہایت مہربانی اور عمومی رحمت سے راضی (توبہ: 72) ،(رعد: 23)، (نحل: 31) .

مذکورہ احادیث کا اختتامیہ

1 - "«إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لاَ نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: أَلاَ أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلاَ أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا" (بخاری: 6549 ارو 7518) (ومسلم: 2829). "اللہ تعالی اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے جنت والو! جنتی جواب دیں گے ہم حاضر ھیں اے ھمارے پروردگار ! تیری سعادت حاصل کرنے کے لیے، اللہ تعالی پوچھے گا کیا اب تم لوگ خوش ہوئے؟ وہ کہیں گے کیا اب بھی بھلا ہم راضی نہ ہوں گے، کیونکہ اب تو ، تونے ھمیں وہ سب کچھ دے دیا، جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا، اللہ تعالی فرمائے گا کہ میں تمھیں اس سے بھی بہتر چیز دوں گا، جنتی کہیں گے اے رب! اس سے بہتر اور کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالی فرمائے گا کہ اب میں تمہارے لیے اپنی رضامندی کو ھمیشہ کے لیے دائمی کردوں گا یعنی اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا" .

2 - " إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ "لمسلم: 181) ترجمہ:" جب جنت والے

(c) ketabton.com: The Digital Library

جنت میں داخل ھوجائیں گے، (اس وقت) الله تبارک وتعالی فرمائے گا تمھیں کوئی چیزچاھیے جو تمھیں مزید عطاکردوں؟ وه جواب دیں گے: کیا تونے ھمارے چھرے روشن نھیں کیے! کیا تونے ھمیں جنت میں داخل نھیں کیا اور دوزخ سے نجات نھیں دی؟ آپ صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: " چنانچه اس پر الله تعالی پرده اٹھائے گا تو انھیں کوئی چیزایسی عطانھیں ہوئی هوگی جو انھیں اپنی رب عزوجل کے دیدار سے زیاده محبوب هو".

3 - "كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ، فَنَظَرَ إِلَى القَمَرِ لَيْلَةً - يَعْنِي البَدْرَ - فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ، كَمَا تَرَوْنَ هَذَا القَمَرَ، لاَ تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا. ثُمَّ قَرَأَ: " وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ طُلُوعِ ٱلشَّمۡسِ وَقَبۡلَ ٱلۡغُرُوبِ" [ق: 39]، [بخاری: 554 و 573 و 4851 و 7434 و 7436 مسلم: 633] . "هم نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی خدمت میں موجود تھے آپ صلی الله علیه وسلم نے چاند پرایک نظر ڈالی پھر فرمایا که تم اپنے رب کو (آخرت میں) اسی طرح دیکھوگے جیسے اس چاند کو اب دیکھ رھے هو، اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی زحمت بھی نھیں هوگی، پس اگر تو ایسا کرسکتے هو که سورج طلوع ھونےسے پھلے والی نماز (فجر) اور غروب سے پھلی نماز(عصر) سے تمھیں کوئی چیز روک نه سکے تو ایسا ضرور کرو، پھر آپ صلی الله علیه وسلم نے یه آیت تلاوت فرمائی که، ترجمہ:"پس اپنے مالک کی حمد وتسبیح کرسورج طلوع ھونے اورغروب ھونےسے پھلے" ، (اور نماز قائم کرو).

اے ھمارے پروردگار! ھمارے دلوں کو شک وشبه سے پاک کر، ھماری آنکھوں کو روشن کردے اور ھماری بصارت کو اتنا بڑھادے که هم تیرے سوا کسی اور کی خواهش نه کریں اور تیرے سوا کسی سے نه ڈریں– آمین یا رب العالمین- .

خشیت کیاھے ؟

"خشیت" اس ڈر اور خوف کو کھاجاتاھے ، جو تعظیم اور عظمت کی بنیاد پر هو، "خشیت" حقیقی سعادت او ربندگی کے اعلی درجات تک پھنچنے کا معیار ھے، جو اس صفت سے محروم رھے گا وه گناه او رعصیاں سے باز نھیں آئے گا، اور اسی میں گم ھوجائے گا، (روح المعانی).

اس مبارک آیت میں واضح طور پر بتایاگیاھے که جنت اهل خشیت کے لیے ھے،

"ذَٰلِكَ لِمَنۡ خَشِيَ رَبَّهُۥ" ایک اور آیت کھتی ھے : که صرف علماء اهل خشیت میں سے ھیں، " إِنَّمَا يَخۡشَى ٱللَّهَ مِنۡ عِبَادِهِ ٱلۡعُلَمَٰٓؤُاْ" پس جنت علماء کے لیے ھے، دوسری

(c) ketabton.com: The Digital Library

طرف هم جانتے هیں که تمام علماء اور اهل علم جنتی نهیں هیں، کیونکه قرآن کریم نے اهل جهنم کی اکثریت ان لوگوں کو کهاهے جو علم ومعرفت کے بعد گمراه هوگئے تهے "وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ" (سوره جاثیه: 23) اور یه بهی که تمام ناخوانده اور اَن پڑھ لوگ جهنمی نهیں هیں، پس وه علم جو "خشیت" کا سبب بنتاهے، وه جنت میں لے جانے کا بهی سبب بنے گا، یه اصطلاحی علم نهیں هے، بلکه اس کا مطلب فطری اور الٰهی فهم هے جو دل کی روشنی کا سبب بنے .

محبت اور خوف سے الله کی عبادت کرنا

بعض صوفیا مسلمان کهتے هیں که هم صرف الله کی محبت کے لیے عبادت میں مشغول هیں، یه عقیده عمومًا گمراه صوفیاء کے منهج سے آیاهے، اور یه طریقه خود ساختہ هے، کوئی شک نهیں هے که خدا کی محبت سب سےبڑا درجه هے عبادت کے درجات میں ، لیکن مکمل عبادت نهیں هے، اهل سنت کا منهج یه هے که خدا کی عبادت، محبت، خوف ، امید اور ڈر پر مبنی هو (رجاء اور خشیت) اور تمام عبادات کے بارے میں الله تعالی فرماتاهے:"اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً ۝ " (سوره اعراف: 55). ترجمه:" اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے هوئے اورچپکے چپکے " .

اور اپنے انبیاء کے بارے میں فرمایا: "اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوۡا لَنَا خٰشِعِيۡنَ ۝۹۰ " (سوره انبیاء : 90) ترجمه: "یه لوگ نیکی کے کاموں میں دوڑ دُھوپ کرتے تهے اور همیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے تهے ، اور همارے آگے جهکے هوئے تهے" ، اور فرمایا: "يَخَافُوۡنَ رَبَّهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ وَيَفۡعَلُوۡنَ مَا يُؤۡمَرُوۡنَ ۝۵۰ ۩ " (سوره نحل: 50) ترجمه :"اپنے رب سے جو ان کے اوپر هے، ڈرتے هیں اور جو کچھ حکم دیاجاتاهے اسی کے مطابق کام کرتے هیں" اسی طرح کی دیگر آیتیں جو اس بارے میں نازل هوئی هیں .

کافر اور مشرک کے درمیان فرق

لغوی اصطلاح میں لفظ "کافر" کَفَرَ سے ماخوذ هے ، جس کا مطلب هے "ڈهانپنا " ؛ چونکہ "کافر" یعنی ڈهانپنے والا، ایمان کی حقیقت کو اپنے باطل عقیدے سے ڈهانپتاهے، اس لیے اسے کافرکہاجاتاہے، لغوی اصطلاح میں: مشرک کا لفظ "شرک" سے ماخوذ هے، کیونکه ایک مشرک آدمی کسی دوسرے کو خدا کی عبادت میں شریک کرتاهے .

امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں کهتے هیں: مشرک او رکفر کےایک معنی بهی هوسکتے هیں، اور دو الگ الگ معنی بهی ممکن هیں، شرک خدا کی

(c) ketabton.com: The Digital Library

عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ بتوں یا دوسری مخلوقات کی عبادت کرنابھی ھے، جیسے کفارقریش، پس یہاں کفر کامعنی زیادہ عام ھے به نسبت شرک کے .

کفر کی دوقسمیں ھیں

1 - چھوٹا کفر جیسے مسلمان سے لڑائی کرنا، اگرچه اسے کبیره گناھوں میں شمارکیاجاتاھے ، لیکن یه مسلمان کو دائره اسلام سے خارج نہیں کرتا، رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "سباب المسلم فسوق و قتاله کفر" (مؤمن کوگالم گلوچ کرنا فسق ھے اور اس سے جنگ کرنا کفرھے) چنانچه رسول الله صلی الله علیه وسلم نےمسلمان سے جنگ کو کفر قرار دیا، لیکن یه کفر دائره اسلام سے خارج نہیں کرتا .

2 - بڑا کفر ، جیسے احکام الھی کا انکار کرنا وغیره، یه کفر انسان کو دائره اسلام سے خارج کردیتاھے.

شرک بھی دوقسم کا ھوتا ھے:

1 - چھوٹا شرک جیسے: دین میں ریا اور دکھلاوا ، لیکن ریا کار اسلام کے دائرےسے خارج نہیں ھوتا، نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "انّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الأَصْغَرُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَمَا الشِّرْكُ الأَصْغَرُ قَالَ: الرِّيَاءُ" (روایت احمد رقم 27742) ترجمه: درحقیقت جس چیزکا مجھے تم لوگوں پر سب سے زیادہ ڈرھے وه شرک "اصغر"ھے ، انھوں نے عرض کیا: اے الله کے رسول! شرک اصغر کیاھے؟ فرمایا: ریاء اور دکھلاوا .

2 - شرک اکبر جیسے الله کے ساتھ بتوں اوردیگر مخلوقات کی عبادت کرنا، که یه شرک انسان کو دائره اسلام سے خارج کردیتاھے، یہ کهه سکتےھیں که ایک کافر مشرک ھے ، اور ایک مشرک کافر، کیونکه رب تعالی قرآن کریم میں اھل کتاب (یهود ونصاری) کو کافر کهه کرفرماتے ھیں: "اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۞" (بینه : 6) ترجمه: " اھل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفرکیا، وه جهنم کی آگ میں ھوں گے، اس میں ھمیشه رھنے والے ھیں، یهی لوگ بدترین مخلوق ہیں"

اور سوره توبه انهیں مشرک کہا گیاھے: "وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۞ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۞ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۞ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۞ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۞ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۞ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۞ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۞ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۞" (سوره توبه:30 - 31)

(c) ketabton.com: The Digital Library

ترجمه:" اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں مسیح خدا کے بیٹے ہیں، یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں پہلے کافر بھی اسی طرح کی باتیں کہا کرتے تھے، یہ بھی انہیں کی ریس کرنے لگے ہیں، خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں، انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو الله کے سوا خدا بنالیا ، حالانکہ ان کو یہ حکم دیاگیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے"۔

پس مشرک کافر هے، کیونکه مشرک نے بھی خدا کی حقانیت اوروحدانیت کو شرک سے ڈھانپ دیاهے، اور ایک کافر مشرک هے، کیونکه اس نے اپنے مزاج، خواهش اور ضمیر کو خدا بنالیاهے، اور خدا کے بجائے اس کی عبادت کرتاهے، خدا تعالی فرماتاهے: "اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ..... (سورة الجاثية :٢٣)

ترجمه: "بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے"۔

تواس کے نتیجے میں ، جو شخص جان بوجھ کرلوگوں کے لیے حلال کو حرام یا حرام کو حلال بناتاهے درحقیقت وه کافر بھی ہے اور مشرک بھی ۔

نواقض اسلام کیا ہے؟ :

اول: سب سے پہلے خدائے واحد کی عبادت میں شریک ٹھهرانا، اور اس کے لیے شریک مان لینا: رب تعالی فرماتے هیں: "مَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ الۡجَنَّةَ وَمَاۡوٰىهُ النَّارُ‌ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ " (سوره المائده: 72).

اور الله تعالی کی عبادت میں شرک میں سے ایک مُردوں سے دعا مانگنا اور ان سے مدد طلب کرنابھی هے، اسی طرح ان کے لیے نذر ماننا، ذبح کرنا اور قربانی کرنابھی هے ۔

دوم: دوسرا وه شخص جو اپنے اور خدا کے درمیان (وسیلہ) واسطه بنائے، اور اس ثالث سے کچھ مانگے، (یعنی اپنی دعا اس ثالث کی طرف متوجه کردے) اور اس سے شفاعت طلب کرے، اور اس پر بھروسه کرے، علماء ومشائخ کا اجماع اس کے کفر پر هے ۔

سوم: تیسرا وه جو مشرکوں کو کافر نه سمجھے، یا ان مشرکوں کے کفر میں اس کو شک وشبه هو، یا ان مشرکوں کے مذهب کو صحیح جانے وه کافر هے ۔

چوتھا: یا کسی کا یه ماننا هو که الله کے رسول کے علاوه کسی دوسرے کی هدایت اور احکامات رسول الله صلی الله علیه وسلم کی دی هوئی رهنمائی اور

(c) ketabton.com: The Digital Library

احکامات سے بهتر هیں، یا یوں کهے: الله کے رسول کے علاوه کسی دوسرے کا حکم اور فیصله رسول الله صلی الله علیه وسلم کے حکم اور فیصله سے بهترهے، ایسے لوگوں کی طرح جو طوا غیتت کے حکم اور فیصله (کسی ملک کے غیرشرعی قوانین) کو شرعی اور دینی قوانین پر ترجیح دیتے هیں، یه سب کے سب کافرهیں.

پانچواں: وه شخص جس کو کسی ایسی چیز سے نفرت هو، جو رسول الله صلی الله علیه وسلم کے امت اسلامیه کے لیے انسانی رهنمائی، فیصلے اور قرآن وسنت کے احکام کے لحاظ سے لائے ہوں، اگرچه وه اس حکم پرعمل کرتاهو، لیکن اگر وه اس سے نفرت کرتاهے، تو پهربهی وه کافروں میں شامل هے، خداتعالی فرماتاهے: " ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَرِهُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاَحۡبَطَ اَعۡمَالَهُمۡ ۝۹" (سوره محمد: 9)

(یه اس لیے که بیشک انهوں نے اس چیزکو ناپسندکیا جو الله نے نازل کی تو اس نے ان کے اعمال ضائع کردیے).

چهٹا: جو کوئی دین اسلام کےکسی حکم یا شعار کا مذاق اڑائے اور تمسخرکرے، وه دین جو رسول الله صلی الله علیه وسلم الله کی طرف سے لائے هیں، یا اس کے ثواب، أجر اور نیکی اور بدله، جزا و سزا، عذاب کا انکار کرے، اس کی دلیل رب تعالی کا یه قول هے: "وَلَٮِٕنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ‌ؕ ۝ قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝۶۵ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ‌ؕ ۝ اِنۡ نَّعۡفُ عَنۡ طَآٮِٕفَةٍ مِّنۡكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآٮِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ۝۶۶ " (التوبه: 65- 66)

ترجمه:"اگر آپ ان سے پوچهیں تو وه کہیں گے ہم تو باتیں بنارہے تهے اور کهیل رہے تهے تو آپ (ان سے) کهه دو کیا تم الله اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتهه مذاق کررهے تهے ؟ (65) بهانے مت بناؤ، بیشک تم نے اپنے ایمان کے بعد کفرکیا".

ساتواں: جادو اور سحر اور اس میں جوکچهه شامل هے، دوسروں تک پهیلانا، اور اس پرعمل کرنے والایا اس پر راضی هونے والا وه کافر هوگیا، اس کی دلیل رب تعالی کا یه قول هے: "وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوۡلَاۤ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَةٌ فَلَا تَكۡفُرۡ‌ؕ ۝ " (سوره بقره: 102) (حالانکه وه دونو ں کسی کو نهیں سکهاتے تهے، یهاں تک که کهتے که هم تو محض ایک آزمائش هیں سوتو کفرنه کر) .

آٹهواں: مشرکوں کی پشت پناهی اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرنا، اس کی دلیل رب تعالی کا فرمان ہے: "وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ‌ؕ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝۵۱ " (سوره المائده: 51) (اور تم میں سے جو انهیں دوست بنائے گا تو یقیناً وه ان میں سے هے، بیشک الله تعالی ظالم لوگوں کو هدایت نهیں دیتا).

(c) ketabton.com: The Digital Library

نواں : جوشخص یه مانتاهو که کچھ بزرگ شریعت اور محمد صلی الله علیه وسلم کے دین سے انحراف کرسکتے هیں وه شخص کافر هے، رب تعالی فرماتاهے: "وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○۸۵ " (سورا آل عمران: 85) (اور جو اسلام کے علاوه کوئی اور دین تلاش کرے تو وه اس سے هرگزقبول نه کیا جائے گا اور وه آخرت میں خساره اٹھانے والوں میں سے هوگا)۔

دسواں: خدا کے دین سے منه موڑنا اور اعراض کرنا، اسلام کو نه سیکھنا، اور اس پر عمل نه کرنا، اس کی دلیل رب کا یہ فرمان ہے: "وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۚ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ○۲۲ " (سوره السجده: 22) (اور اس سے بڑا ظالم کون هے جسے اس کے رب کی آیات کے ساتھ نصیحت کی گئی، پھر اس نے ان سے منه پھیرلیا، یقیناً هم مجرموں سے انتقام لینے والے هیں)۔

ان تمام قسم کی مخالفتوں میں مبتلا کسی شخص کے سنجیده هونے یا مذاق کرنے یا ان مخالفتوں   کے انجام سے ڈرنے وغیره سے کوئی فرق نهیں پڑتا، سوائے اس شخص کےجو مُکرَه یعنی اس کے کرنے پر مجبور کیاگیاهو، حالانکه وه اس برے عمل اور نافرمانی کرنے پر راضی نه هو، یه سب خطرناک چیزیں هیں جن میں لوگ ممکن هے که مبتلاهوجائیں، اس لیے هر مسلمان کے لیے لازمی هے که ان سے خود کوبچائے، اور ان گناهوں میں مبتلا هونے سے ڈرے ان سے اجتناب کرے اور ان سے دوری اختیار کرے۔

انسانی قوانین کو خدائی قوانین پرمقدم اور اس سے بهتر جاننا

هم نے چوتھے ناقض میں بعض مسائل پربحث کی هے، لیکن میں مناسب سمجھتاهوں که اس موضوع کی وضاحت کے لیے درج ذیل اضافه شامل کردوں، کوئی بھی شخص یه مانتاهوکه ملک کے ریاستی اور سرکاری قوانین جوکه انسانوں کے بنائے ہوئے هیں، یه الٰهی اور آسمانی قوانین سے بهترهیں، یا یوں کهے که اسلام کا حکم" 20" بیسویں صدی کے لیے ناقابل موزوں هے، یا یوں کهے که قانون الٰهی (دین اسلام) نقصان کا سبب ہے   اور ترقی میں رکاوٹ هے، اور بیسویں صدی کے مسلمانوں کی پسماندگی کا سبب هے، یایوں کهے که دین اسلام صرف خدا ا ور بندے کے درمیان واسطه اور رابطه کا ذریعه هے، زندگی کےدیگر معاملات سے اس کا کوئی تعلق نهیں هے، پس جس کسی کا یه عقیده هو وه کافر هے ۔

جوشخص یه عقیده رکھتاهوکه چور کا هاتھ کاٹنا اورکسی شادی شده زانی عورت یا مرد کو سنگسار کرناموجوده دور کےلیے ناقابل قبول هے وه بھی

(c) ketabton.com: The Digital Library

کافرھے، اس لیے که وه الله کے کلام کے مقابلے میں انسانوں کے کلام کو ترجیح دیتاھے اور اسے بهتر سمجھتاھے، چنانچہ اس کا یہ دعوی باطل ھے اور کفر کا باعث ھے .

جوشخص یه عقیده رکھتاھے که خرید و فروخت اورسزاؤں کے معاملات میں حکم خداوندی کو چھوڑ کر علاوه کسی اور طریقے پر فیصله کرنا جائز ھے، وه کافرھے، اگرچه وه یه نه مانے که یه حکم خدا کے حکم سے بهتر ھے، کیونکه اس عمل اور عقیدے کی رو سے (مسلمانوں کے اجماع کے مطابق) الله تعالی نے جس چیز کو حرام قراردیاھے، اسے وه حلال سمجھتاھے، اور ایسا کام کرتاھے جسے الله تعالی نے حرام قراردیاھے، اور اس کی حرمت واضح اور ظاھرھے، جیسے: زنا، شراب نوشی، سود، قضاء اور قانون الهی کے علاوه پر حکم کرنا، مسلمانون کے اجماع کی روسے وه شخص کافر ھے (عبدالعزیز بن عبدالله بن باز).

لهذا جوبھی مذکوره بالاصورتوں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرتاھے وه کافر ھوجاتاھے، البته ایک اهم نکته مد نظر رکھنا ضروری ھے اور وه یه ھے که اگرکوئی اسلام کے خلاف ورزی کرنے والے کام کا ارتکاب کرے تو فورًا اس کی تکفیر نهیں کرنی چاھیے ، بلکه تکفیر کے اصول وضوابط ھیں ، اس میں جلد بازی نهیں کرنی چاھیے، که لوگوں کی فوری تکفیر کرنے لگے ، هم ذیل میں تکفیر کی شرائط کا جائزه لیں گے .

تکفیر کرنے میں جلدی نهیں کرنی چاھیے، اور جس شخص کے اسلام کے متعلق یقین حاصل ھو تو ہم شک کی بنیاد پر اس سے اسلام نهیں چھین سکتے ، جب تک که اس میں تکفیر کے شرائط مکمل نہ ھوچکی ھوں، اور اس کی رکاوٹیں نہ ھٹائی گئی ھوں .

مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کا فرض یه ھے که وه بصیرت اور علم کے ساتھ دوسروں کو خدا کی طرف بلائے ، کسی کوبھی لوگوں کی تقدیر کا فیصله کرنے کا حکم نهیں دیاگیاھے ؛ لهذا جو کوئی اپنی زبان سے شهادتین کهتاھے اور ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرتاھے، ظاھرًا اس پر اسلام اورمسلمان ھونے کا حکم ھوتاھے، جب تک که اس نے کوئی ایساعمل یا قول نه کیاھو جو اسے دائره اسلام سے خارج کردے، تب تک اسے خارج کرنا جائز نهیں ، اس بات پر قرآن و سنت سے بھی واضح دلائل موجود ھیں، اور اس امت کے سلف صالحین کا بھی اس پر اجماع ھے .

1 - ابن عمر رضی الله عنه سے روایت ھے که پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "أَيُّمَا امْرِءٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ " (جس نے اپنے بھائی سے کها: اے کافر! تو دونوں میں سے ایک (کفرکے

(c) ketabton.com: The Digital Library

اس (نسبت) کے ساتھ لوٹے گا، اگر وہ ایساهی هے جس طرح اس نے کها (توٹهیک) ورنه یه اس (کهنے والے) پر لوٹ آئے گا)۔

2 - ابوذر ضی الله عنه سے روایت هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: " مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوّ اللهِ وَلَيسَ كَذَلِكَ إِلّا حَارَ عَلَيهِ " (اور جس شخص نے کسی کو کافرکهه کر پکارا یا الله کا دشمن کها، حالانکه وہ ایسا نهیں تها تویه (الزام) اس (کهنے والے) کی طرف لوٹ جائے گا)۔

ان آیات اور احادیث کےمطابق جوبهی اپنے مسلمان بهائی کے خلاف بلاوجه لفظ " کافر" استعمال کرتاهے اسے سخت سرزنش کی گئ هے، اور اسے الله کے بارے میں بغیر علم کے بات کرنے پر سخت تنبیه کی گئی هے -

تکفیر سے دوری کے بارے میں سلف کے چند اقوال

امام احمد بن حنبل رحمه الله فرماتے هیں:" درحقیقت قبول کرنا، حرام کرنا، ثواب دینا، سزادینا، تکفیرکرنا، اور فاسق قراردینا یه خدا اور اس کے ر سول کا حق هے، کسی اور کو ایسا حکم لگانے کا حق نهیں هے، لوگوں کو چاهیے که وہ عمل کریں جسے خدا اور اس کے رسول نے فرض کیاهے، اور جوکچھ خدا اور اس کے رسول نے حرام گرداناهے اسے حرام سمجهیں، خدا اور اس کے رسولؐ جو کچھ بتایاهے اس کی تصدیق کریں" -

آیات ، احادیث او رسلف صالحین کے کلام سے هم پر واضح هوتاهے که تکفیر شرعی احکام میں سے هے، جس کا حکم قرآن اور سنت نبوی ﷺ کی طرف لوٹتاهے، اور سلف صالحین کا منهج بهی یهی هے، یه جائز نهیں هے که اپنے اجتهاد ، یا اپنی سوچ اور گمان سے یا صرف اپنی عقل کے فیصلے سے کسی کی تکفیر کرے -

خلاصۂ کلام یه هےکه: ایک مسلمان پر واجب هے که وہ اس معاملے میں بغیر علم، معلومات اور قرآن وسنت کی دلیل کے بغیر بات نه کرے، کیونکه کسی کو اسلام میں داخل کرنا یا خارج کرنا یه دین کے سب سے برے امور میں سے هے، اور اس معاملے میں همارے لیے دین کے دیگر امور کی طرح خدا اور رسول کافی هیں، اس لیے عام طور پر اس مسئلے میں حکم دینا دین کے واضح احکام میں سے ایک هے، توهم پرواجب هے که خدا اور اس کے رسول کی پیروی کریں، اور بدعت کی ایجاد سے اجتناب کریں -

تکفیر کے ضابطے ، یا قوانین

واضح ثبوت کے بغیر مسلمانوں کی تکفیر کے معاملے کی حرمت بیان کرنے کے بعد اب همیں تکفیر کے اصول جاننے کی ضرورت هے -

اس معاملے میں همیں دو اهم اور بنیادی اصولوں کا علم هونا چاهیے

1 - وہ شخص جس نے کوئی ایسی بات کهی یا عمل کیا جو قرآن وسنت کے

(c) ketabton.com: The Digital Library

نصوص کے مطابق کفر ھے، لیکن موانع کی موجودگی اور شرائط نہ ہونے کی وجہ سے اس کی تکفیر کا حکم جاری نہیں کیا جائے گا، اس لیے اگرکسی مسلمان سے کوئی کفریہ قول یا عمل سرزد ھوجائے تو حجت قائم کرنے اور شک وشبہ دور کرنے کے بغیر اس کی تکفیر کا حکم صادر نہیں ھوگا اور وہ شخص اسلام کے دائرےسے خارج نہیں ھوگا .

اھل بدعت میں سے، خوارج ، روافض ، قدریہ اور جھمیہ نے اس قاعدے کی مخالفت کی ھے اور وہ حجت قائم کیے بغیر اور شبہ دورکیے بغیر تکفیر کرتے ھیں، بلکہ اپنے مخالفین کوکسی قول یا کفریہ عمل کے سزد ہوئے بغیر تکفیر کردیتے ھیں۔

2 - یہ ھے کہ کوئی بھی ایسا گناہ جسے کفر کھاجاتاھے کسی شخص کو ائرۂ اسلام سے خارج نہیں کرتا، کیونکہ کفر کی دوقسمیں ھیں، کفراصغر اور کفراکبر، اس لیے بعض گناھوں کو کفر کھاجاتاھے ، لیکن ساتھ ھی یہ کسی شخص کو دائرہٴ اسلام سے خارج نہیں کرتے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ھے: "اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ " (لوگوں میں دوباتیں ھیں، وہ دونوں ان میں کفر (کی بقیہ عادتیں ھیں: (کسی کے) نسب پر طعن کرنا اور میت پرنوحہ کرنا)۔

اھل سنت وجماعت کا اجماع ھے کہ یہ دونوں کبیرہ گناہ آدمی کو دائرہٴ اسلام سے خارج نہیں کرتے، بلکہ کفرٌ دُون کفر یا کفر اصغر ھیں ، ان دواصولوں اور دلائل کے بعد جو اس بارے میں ذکر کیےگئے اب لازمی ھے کہ وہ شروط اور موانع جو علماء نے اس بارے میں ذکر کیے ہیں جان لیں۔

تکفیر کی شروط اور موانع

تکفیر کی شرائط کو قرآن وسنت پر پرکھنے اور تحقیق کرنے سے اور اسلام کے نصوص کو مد نظر رکھنے سے ذیل کی صورتیں بنتی ہیں۔

1 - اس سے کفر آمیز عمل یا قول سرزد ھوجائے ، خواہ وہ اسلام کا دعوی کرے .

2 - حق کی وضاحت اور اس کے شبہ کو دور کرنے کے لیے اس کے پاس حجۃ اور دلیل پہنچ چکی ہو، اگر یہ حجت اہل علم اور صاحب رائے کا قول ہو تو اس کے پاس ثابت شدہ ہو .

3 - بالغ اور عاقل ھو۔

4 - نو مسلم ہونے کی وجہ سے لاعلمی کا عذر نہ ہو۔

5 - مجبور نہ کیا گیا ھو۔

6 - صحرامیں رھنے کی وجہ سے علم اوراھل علم سے دور اور بے خبر نہ ھو .

(c) ketabton.com: The Digital Library

حکم تکفیر کے موانع

تکفیر کی شرائط جاننے کے ساتھ موانع تکفیر بھی جاننا ضروری ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1 - جو بات قولی یا عملی کفر کا سبب بنتی هے وہ اس میں ظاهر نه هو۔

2 - اس پر کوئی دلیل اورحجت قائم نه هوئی هو، اب یاتو اس کے بلوغ تک نه پهنچنے که وجه سے ، یا اس کے دل میں شبه کی موجودگی کی وجه سے یا اسلامی ملک سے دوری کے سبب لا علمی کا شکار ہو ۔

3 - بچه ، پاگل یا ایسا بوڑھا نه هوکه جو نهیں جانتا کہ وہ کیا کهہ رہاهے۔

4 - اس چیز سے لاعلمی جن کی وجہ سےحجت قائم کی جاتی ہے ، جیسے که اهل علم میں سے کوئی شخص نه پایاجائے جو اسے دلیل وحجت فراهم کرے، یا یه اپنے اس کفر سے معذور هو، جیسے: وہ شخص جو صحرا میں رهتاهو یا ابهی مسلمان هواهو اور اسے شریعت کے احکام علم نه هو۔

5 - کفریه بات کهنے یاکام کرنے پر مجبور هونا، جیساکه خدا تعالی فرماتاهے: "إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ" (سوائے اس کے جسے مجبورکیاجائے، اور اس کا دل ایمان پرمطمئن هو) یه صورتیں تکفیر کے چند احکام،شرائط اور موانع ہیں، جنهیں علماء کرام نے بیان کیاهے، لهذا ان کی پابندی اور ان کو مدنظر رکهنا هرمسلمان پر فرض هے، (اور کسی کی تکفیر میں توقف کرنا ضروری ہے) علم کے بغیر مسلمانوں کے بارے میں حکم لگانے میں اکثر لوگوں کی جلدبازی کی وجه سے فتوای تکفیر لگادیتے ہیں، حالانکہ زمانے میں بہت سے لوگ فتنوں کا شکار اس لیے ہوتے ہیں کہ وہ علماء سے دور ہوتے ہیں یا لاعلمی ہوتی ہے یا ان کے دل میں شک شبہ ہوتاہے، چنانچہ ان کی تکفیر کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔

اس عظیم فتنه سے بچنے کا راسته یه هے که کتاب وسنت کی طرف پلٹ آئیں، اور خدا کی رسی اور قرآن وسنت سے چمٹ جائیں، اور علماء سلف او رمصحلین کی پیروی بهی رهنماهے، عمربن عبدالعزیز کهتے هیں: "رسول الله صلی الله علیه وسلم اور گورنروں اور امیروں نے جو روایات قائم کیں، انہیں مضبوطی سے پکڑنا، خداکی کتاب کی تصدیق کرنا، خداکی اطاعت کی تکمیل اور خدا کے دین کو مضبوط کرناهے، کسی کے لیے یه جائز نهیں هے که اس کو بدلے، اور اس کے مخالف رائے رکهے، جو اس کے ذریعہ هدایت پاتاهے وہ هدایت یافته هے ، اور اس کے ذریعے مدد طلب کرتاهے، اس کی مدد کی جاتی هے ، اور جو اس کی مخالفت کرتاهے او رغیر کی راہ پر چلتاهے ، خدا نے ا س سے منه موڑلیاهے، اور اسےجهنم میں بهی بهیج دے گا، بهت هی برا انجام هے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اب اگر کوئی کفر کرے اور شرائط پوری هوجائیں، اور موانع بهی نہ هوں تو اس صورت میں کافر هوگا، اور اسے توبه کرنی چاهیے ، اور اگر توبه نه کرے تو اسے ارتداد کی حد کے طور پرقتل کردیا جائے گا، اور ان احکام کو اسلامی حکمران کے ذریعه انجام دیاجائے، شهریوں کے ذریعه نهیں، اور اگر کوئی شروع سے کافرتها، اس پر اس ایمان نهیں تها، تو و ه اصل کافر کهلاتاهے، مسلمانوں کے لیے ضرور ی هے که وه دین کا پیغام اس تک پهنچائیں، اور اس کو الله تعالی سے آگاه کریں، باخبر رکهیں، اور اسے جهنم کی آگ سے ڈرائیں، جو الله تعالی نے کافروں کے لیے تیار کررکهی هے، اور دوسری طرف جنت کی نعمتون کی بشارت دیں ، اور نتیجه الله پر چهوڑ دیں، اور اگر وه ایمان نه لائے تو اس کے ساتهـ کافر جیسا سلوک کیا جائے، مثلا: مسلمانوں کا حق یه هے که وه اپنی بیٹیوں اور بیویوں کی شادی کافروں سے نه کریں ، اور کافر ورثا کو وراثت میں حصہ نه دیں وغیره ۔

صدق الله العظیم وصدق رسوله نبی الکریم

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library